مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ جون - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج نو بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو درد شکم اور اسہال کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

حضرت نواب محمد علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ مع بیگم صاحبہ کل شام کی ٹرین سے مالیر کوٹلہ سے اور نواب میاں عبد اللہ خان صاحب سندھ سے تشریف لائے۔

آج دوپہر جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر "فاروق" نے بہت سے اصحاب کو اپنے ولیمہ کی دعوت میں مدعو کیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بھی ازراہ نوازش تشریف لائے۔ کھانا کھانے کے بعد حضور نے حاضرین سمیت دعا فرمائی۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ میر صاحب موصوف کے لئے یہ خانہ آبادی مبارک کرے اور اولاد صالح عطا فرمائے۔

آج چار بجے بعد دوپہر مرکزی لجنہ اماء اللہ کا ایک جلسہ بر مکان سیدہ ام طاہر منعقد ہوا جس میں مولوی ظہور حسین صاحب مولوی غلام احمد صاحب مجاہد اور بعض خواتین نے تقریریں کیں۔ اور مطالبات تحریک جدید کی طرف مستورات کو توجہ دلائی۔

تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور کا جلسہ آج ختم ہو گیا۔ جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے۔ جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوت و تبلیغ۔ مبلغین سلسلہ احمدیہ اور دیگر اصحاب جو جلسہ پر گئے تھے۔ واپس آ گئے ہیں۔ اس جلسہ میں جناب چوہدری

مولوی شہیر احمد صاحب اور گیانی واحد حسین صاحب نے تقریریں کیں

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عورتوں کو تعلیم دو

"تم اپنی عورتوں کو تعلیم دو۔ اور دین اور عقل اور خدا ترسی میں ان کو پختہ کرو۔ اور اپنے لڑکوں کو علم پڑھاؤ" (الحکم ۱۷ جولائی ۱۸۹۹ء)

مرد کی سستی کا اثر

"جو کسل اور سستی کرتا ہے۔ وہ اپنے گھر والوں اور اولاد پر ظلم کرتا ہے۔ کیونکہ وہ تو مثل جڑ کے ہے۔ اور اہل و عیال اس کی شاخیں ہیں" (بدر ۲۶ دسمبر ۱۹۰۲ء)

اپنے اہل کو تبلیغ

"حدیث میں آیا ہے۔ کہ اپنے قبیلہ کا شیخ اسی طرح سوال کیا جائے گا۔ جیسے کسی قوم کا نبی۔ پس جو موقعہ مل سکے۔ اسے کھونا نہیں چاہیئے۔ زندگی کا کچھ اعتبار نہیں ہوتا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب وانذر عشیرتک الاقربین کا حکم ہوا۔ تو آپ نے نام بنام سب کو خدا کا پیغام پہنچا دیا۔ ایسا ہی میں نے بھی کئی مرتبہ عورتوں اور مردوں کو مختلف موقعوں پر تبلیغ کی ہے۔ اور اب بھی کبھی گھر میں وعظ سنایا کرتا ہوں" (الحکم ۳۰ نومبر ۱۹۰۱ء)

اولاد کی تربیت ہمیشہ مدنظر رکھو

"اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں۔ اور اولاد ہوتی بھی ہے۔ مگر کبھی یہ نہیں دیکھا گیا۔ کہ وہ اولاد کی تربیت۔ اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں۔ نہ کبھی ان کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور نہ مراتب تربیت کو مدنظر رکھتے ہیں۔ میری اپنی تو یہ حالت ہے۔ کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں جس میں میں اپنے دوستوں۔ اولاد۔ اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا"

مردوں پر فضیلت رکھنے والی عورتیں

"میں نے دیکھا ہے۔ کہ بعض عورتیں بسبب اپنی قوت ایمانی کے مردوں سے بڑھی ہوئی ہوتی ہیں۔ فضیلت کے متعلق مردوں کا ٹھیکہ نہیں۔ جس میں ایمان زیادہ ہوا۔ وہ بڑھ گیا۔ خواہ مرد ہو۔ خواہ عورت ہو" (بدر ۵ ستمبر ۱۹۰۷ء)

اصلاح کا طریق

"ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے۔ کہ اپنی پرہیزگاری کے لئے عورتوں کو پرہیزگاری سکھائیں۔ ورنہ وہ گنہگار ہوں گے۔ اور جبکہ اس کی عورت سامنے ہو کر بتلا سکتی ہے کہ تجھ میں فلاں فلاں عیب ہیں۔ تو پھر عورت خدا سے کیا ڈرے گی۔ جب تقویٰ نہ ہو۔ تو ایسی حالت میں اولاد بھی پلید پیدا ہوتی ہے۔ اولاد کا طیب ہونا تو طیبات کا سلسلہ چاہتا ہے۔ اگر یہ نہ ہو۔ تو پھر اولاد خراب ہوتی ہے" (بدر ۲۷ مارچ ۱۹۰۳ء)

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے۔ کہ صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ ابن حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے تمام احمدی جماعتیں دعا کرتی رہیں۔ نیز انہوں نے جو امتحان دیا ہے۔ اس میں کامیابی کے لئے بھی دعا کی جائے۔

جماعت کا یوں بھی فرض ہے۔ کہ صاحبزادہ صاحب موصوف کے لئے دعائیں کرے۔ لیکن اب جبکہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد ہے۔ تو خصوصیت سے دعائیں کرنی چاہئیں۔

نومبایعین کے لئے تربیتی خطوط

نظارت تعلیم و تربیت نے ایسے دوستوں کے لئے جو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں نئے داخل ہوتے ہیں۔ ایک تربیتی خط طبع کرایا ہے۔ جس میں نومبایعین کو سلسلہ کی غرض و غایت بتا کر وہ ذمہ داریاں سمجھائی گئی ہیں۔ جو احمدیت کو قبول کرنے سے ایک نواحمدی پر عائد ہوتی ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ جب ان کے شہر یا گاؤں میں کوئی صاحب احمدیت میں داخل ہوں۔ تو نظارت تعلیم و تربیت سے یہ خط منگا کر انہیں پہونچا دیں۔ اور ناخواندہ اصحاب کی صورت میں پڑھ کر سنا دیں۔ خود دفتر نظارت میں بھی یہ انتظام کیا جا رہا ہے۔ کہ دفتر پرائیویٹ سکرٹری سے نومبایعین کی فہرست حاصل کرکے انہیں براہ راست بھی خط بھجوا دیا جایا کرے۔ ناظر تعلیم و تربیت

ذیل کی احمدیہ جماعتیں انتخاب امراء کے متعلق فوراً توجہ کریں

اخبار الفضل ۱۲ مئی ۱۹۳۱ء میں نظارت ہذا نے ان حلقوں اور جماعتوں کی فہرست شائع کرکے جن میں ۳۰ اپریل ۱۹۳۸ء تک امراء مقرر تھے۔ اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ اب تین سال (یعنی یکم مئی ۱۹۳۸ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء تک) کے لئے بھی ان جماعتوں میں امراء کا انتخاب کرکے رپورٹ کی جائے۔ مگر افسوس ہے کہ سوائے اس اعلان پر بہت کم جماعتوں نے توجہ کی ہے۔ اور ابھی بعض اہم حلقے اور جماعتیں ایسی ہیں۔ جن میں امراء کا انتخاب نہیں ہوا۔ اور اگر ہو چکا ہے۔ تو کم سے کم نظارت ہذا میں اس کے متعلق کوئی رپورٹ نہیں پہونچی۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ مندرجہ ذیل حلقوں اور جماعتوں کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ اپنے ہاں امراء کا انتخاب کرکے ۳۰ رجون سے پہلے پہلے نظارت ہذا میں رپورٹ کریں۔ اور اگر امراء کے علاوہ دوسرے عہدہ داروں کا بھی تا حال انتخاب نہیں ہوا۔ تو وہ بھی کیا جائے۔ اور فہرست عہدہ داران ۳۰ رجون تک ارسال کر دی جائے۔

(۱) حلقہ امارت چونڈہ۔ (۲) بیڈ مرالہ (۳) ڈسکہ (۴) بہلول پور (۵) پوہلا مہاراں ضلع سیالکوٹ (۶) حلقہ بھاگووال ضلع گجرات (۷) پراونشل انجمن احمدیہ صوبہ بنگال (۸) کلکتہ (جماعت احمدیہ کلکتہ اپنے عہدہ داروں کا انتخاب بذریعہ امیر پراونشل انجمن احمدیہ بنگال ارسال کرے) (۹) بمبئی (۱۰) ٹوپی (۱۱) راجوری (۱۲) بھلیسر (۱۳) شروعہ (۱۴) سنور (۱۵) سرائے عالمگیر (۱۶) ہنیڈی (۱۷) یوگنڈا (۱۸) مانڈے

ضروری ہدایت:۔ تمام انتخابات ان ہدایات کے ماتحت ہونے چاہئیں۔ جو اخبار الفضل ۱۷ رمارچ و ۲۹ رمارچ ۱۹۳۸ء میں شائع کی جا چکی ہیں۔

ناظر اعلیٰ

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۱۵ رجون ۱۹۳۸ء تک بیرون ہند کے بیعت کرنے والوں کے نام

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

No.	Name	Place
558	Mohd.	Tabora Africa
559	Mrisho	" "
560	Hishima	" "
561	Mabaya	" "
562	Abdal Aziz	" "
563	Abdul Wahab	Mauritius.
564	Mahmood	"
565	Mr. Haroon.	"
566	میاں نجی الحق صاحب	Java.
567	Abdoelhamie	"
568	M. Djojosoewito	"
569	Mas. Pranotoaderego	"
570	Sarijan	"
571	Oelocng Rahman	"
572	Baharoem Damanik	"
573	Mohd. Akram	Uganda
574	R. A. Hardjaenie	Java.
575	Piah	"
576	Mji Mas Mingroem	"
577	Romlah	"
578	Mji Mas Siti	"
579	Djoewisa	"
580	Sochami	"
581	Asmah	"
582	Saamah	"
583	Emi	"
584	Rohani	"
585	Ma Tsjin	"
586	Simah	"
587	Asmaja	"
588	Mirah	"
589	Rabimah	"

(باقی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ

خطبہ جمعہ

سلسلہ کی تحریکات سے ہر فرد کو واقف کرنا اہم قومی فرض ہے

جولائی کے آخری ہفتہ تک تمام جماعتیں تحریک جدید کے جلسے کریں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۸۔ جون سنہ ۱۹۳۸ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

عقلمند اور پاگل۔ مومن اور منافق

میں یہی فرق ہوتا ہے۔ کہ عقلمند اور مومن کے اقوال اور افعال میں اختلاف اور تضاد نہیں ہوتا۔ لیکن پاگل اور منافق کے کاموں اور قولوں میں تضاد پایا جاتا ہے۔ یہی ایک علامت ہے جس کے ذریعہ سے پاگل اور منافق و مومن اور عقلمند کو پہچانا جاسکتا ہے اگر کسی شخص کو ہم دیکھیں۔ کہ وُہ کسی چیز کی تعریف کر رہا ہے۔ لیکن وہ چیز جب اسے میسر آ رہی ہو۔ تو اسے چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔ اور اسے حاصل کرنے کی کوئی کوشش نہیں کرتا۔ تو ہم سمجھیں گے۔ کہ اس کا تعریف کرنا بناوٹ تھی۔ اگر واقعہ میں وہ اس کے نیک اثرات کا قائل ہوتا۔ تو جب وُہ اسے میسر آ رہی تھی۔ تو اسے کیوں نہ لیتا۔ پس اس کی تعریف یا تو پاگلانہ تھی۔ یا منافقانہ (گو یہ جنون یا منافقت حالات کے ماتحت کم و بیش درجہ کی ہوگی۔ چنانچہ قرآن کریم نے عارضی حالت کا نام جہالت رکھا ہے۔ اور وُہ جہالت جو عارضی طور پر بعد علم کے انسان پر غالب ہوتی ہے۔ جنون کی ہی ایک قسم ہے۔ جیسا کہ آج کل کی طبی تحقیق میں ایسے جرائم کا موجب جو انسان کے عقیدہ اور مسلمات کے خلاف اس سے سرزد ہوں۔ ایک قسم کے جنون کا دورہ ہی بتایا گیا ہے) تیسری کوئی صُورت نظر نہیں آتی۔ یہ تو ہوسکتا ہے۔ کہ ایک شخص کو کوئی چیز اچھی نظر آئے۔ مگر وُہ اسے ملتی نہ ہو۔ اس صُورت میں ہم اسے پاگل یا منافق نہیں کہیں گے۔ کیونکہ اگر وُہ اس کی تعریف کرتا ہے۔ تو اپنے عقیدہ کا اظہار کرتا ہے۔ اور چونکہ اسے عمل کا موقعہ نہیں ملا۔ اس لئے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔ اگر اسے عمل کا موقعہ ملے۔ اور وُہ غفلت برتنے یا لاپرواہی سے کام لے۔ تو بے شک ہم کہیں گے۔ کہ یا تو اس کی تعریف منافقانہ اور پاگلانہ تھی۔ اور یا پھر اب اس پر جنون کا دَورہ ہو گیا ہے۔ جس کے ماتحت یہ اس چیز کی نیکی۔ اور خوبی کو بھُول گیا ہے۔

اس اصُول کو مدنظر رکھتے ہُوئے اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ ایک مسلمان

متواتر بلاناغہ اور دن میں کئی کئی بار

الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے گویا وُہ اقرار کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ بڑی تعریف والا ہے۔ کیوں اس لئے نہیں۔ کہ مجھ پر احسان کرتا ہے اس لئے نہیں۔ کہ میری خبر گیری کرتا ہے۔ بلکہ وُہ اس لئے تعریف کا مستحق ہے۔ کہ رب العالمین ہے۔ اور ساری دُنیا کا خیال رکھتا ہے۔ رات۔ دن۔ صبح و شام۔ دوپہر۔ غرض کہ ہر لحظہ اور ہر روز اور ہر ہفتہ۔ اور ہر مہینہ اور ہر سال وُہ اس امر کا اقرار کرتا چلا جاتا ہے بلوغت سے لے کر موت تک کبھی کھڑے۔ اور کبھی بیٹھے۔ کبھی لیٹے کبھی ان بعین الفاظ میں۔ اور کبھی عام فقرہ کی صورت میں ہم اس مضمون کو بیان کرتے ہیں۔ کبھی تو الحمد للہ رب العالمین ہی کہتے ہیں۔ اور کبھی دوسری دُعائیں کرتے ہیں۔ جن کا مطلب بھی در اصل یہی ہے۔ جب سُبحان ربی العظیم یا سبحان ربی الاعلیٰ کہتے ہیں۔ یا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہتے ہیں۔ تو اس کا بھی یہی مفہوم ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ سب باتیں ربوبیت عالمین پر دلالت کرتی ہیں۔ خدا تعالےٰ کی سب سے زیادہ تعریف کیوں ہے؟ اس لئے کہ وُہ سب کا رب ہے۔ اور اس کے سوا اور کوئی ربوبیت کرنے والا نہیں۔ پس بعض حالتوں میں انہی الفاظ میں اور بعض حالتوں میں دوسرے الفاظ میں ہم اللہ تعالےٰ کی یہ صفت بیان کرتے ہیں

اور کہتے ہیں کہ واہ وا ہمارا رب کیا اچھا ہے۔ ساری دنیا کی ربوبیت کرتا ہے۔ لیکن غور کرنا چاہیئے کہ ہمارے لئے بھی تو ربوبیت کے مواقع آتے ہیں۔ اگر ربوبیت اچھی چیز ہے۔ تو ہمیں بھی یہ صفت اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے۔ اگر ہم اسے پیدا کرتے ہیں۔ تو ہمارا

الحمد للہ رب العٰلمین کہنے کا دعوےٰ

سچا اور مومنانہ ہے۔ ورنہ یہ منافقانہ یا پاگلانہ ہے۔ مومن کے لئے یہ بات کتنی اہمیت رکھنے والی ہے۔ کہ جس چیز کی تعریف وہ اس قدر تواتر کے ساتھ کرتا ہے۔ اسے خود بھی اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے یا نہیں۔ انسان ایک دفعہ بھی جو بات زبان سے نکال دے اس پر اس کا قائم رہنا ضروری ہوتا ہے۔ مگر جس بات کو دن میں تیس چالیس مرتبہ دہرائے۔ لیکن جب عمل کا وقت آئے۔ تو اسے نظر انداز کر دے۔ اس کے یہ معنے ہیں۔ کہ

صفتِ ربّ العالمین

کی کوئی حقیقت اس کے نزدیک نہیں ہے۔ اسی لئے وہ اسے اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ بعض حالتوں میں تو مَیں نے دیکھا ہے کہ بیوی بچے بھی انسان کی اس صفت سے محروم رہتے ہیں۔ بعض لوگ اپنے بچوں کی روٹی اور لباس کی تو بڑی فکر رکھتے ہیں۔ لیکن انہیں نماز کا پابند بنانے کی طرف ان کی کوئی توجہ نہیں ہوتی۔ پھر بعض لوگوں کے دلوں میں تعلیم کی قدر ہوتی ہے۔ اس لئے وہ بچوں کو تعلیم دلاتے ہیں۔ بعض کے نزدیک

آدابِ مجلس کی قدر

ہوتی ہے۔ اس لئے ان کو یہ باتیں اچھی طرح سکھاتے ہیں۔ بعض ادیب ہوتے ہیں۔ اور وہ اس بات کا بڑا خیال رکھتے ہیں۔ کہ ان کے بچوں کی زبان درست ہو۔ جو اپنے پیشہ کو عزیز رکھتے ہیں وہ اس سے اپنے بچوں کو پوری طرح واقف کرتے ہیں۔ زمیندار اپنے بچوں کو ہل چلانا اور دوسرے زمیندارہ کام کرنا سکھاتا ہے۔ ان کو موسموں کے حالات اور ان کے تغیرات کا فصلوں پر اثر بتاتا ہے۔ انہیں وہ امثال سکھاتا ہے۔ جن میں بیان ہوتا ہے کہ کون سی فصل کے لئے کس موسم میں پانی اچھا ہوتا ہے۔ کب گوڈی اچھی ہوتی ہے۔ پھر اگر کوئی لوہار یا ترکھان ہے۔ تو وہ اپنے بچوں کو اس کام کی باتیں بتاتا ہے لیکن جب خدا رسول کی باتیں یا نماز روزہ کے مسائل سکھانے کو کہا جائے تو کہہ دیتے ہیں کہ جی ابھی نیانا ہے یعنے ابھی یہ بہت چھوٹا بچہ ہے۔ حالانکہ تم اسے زبان سکھاتے ہو۔ آدابِ مجلس سکھاتے ہو۔ پیشہ کی باتیں سکھاتے ہو۔ زمیندارہ کی باتیں بتاتے ہو۔ اور کبھی تمہیں یہ خیال نہیں آتا۔ کہ یہ "نیانا" یعنے چھوٹا بچہ ہے۔ لیکن جب دین کا سوال ہو۔ تو جھٹ کہہ دیتے ہو کہ یہ "نیانا" ہے۔ کیا دین ہی ایک ایسی چیز ہے جو سمجھی نہ جا سکے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تو فرمایا ہے۔ کہ بچہ کے پیدا ہوتے ہی اس کے کان میں اذان دی جائے مگر افسوس ہے کہ خدا اور رسول نے جن باتوں کو ابتدا میں سکھانے کی ہدائت کی ہے۔ ان کو پیچھے ڈالا جاتا ہے۔ اور یہ نہیں سمجھتے۔ کہ

سکھانے اور تعلیم دینے کا بہترین وقت

بچپن ہی ہے۔ اس عمر میں جو بات سکھائی جائے۔ وہ میخ کی طرح دل میں گڑ جاتی ہے۔ بچوں کو لوگ کہانیاں سناتے ہیں۔ جن میں بھوت پریت کا ذکر ہوتا ہے۔ اور ان کا طبیعت پر ایسا اثر ہوتا ہے۔ کہ جن لوگوں نے بچپن میں ایسی کہانیاں سنی ہیں۔ وہ ان باتوں کے خلاف دلیلیں دینگے تقریریں کریں گے۔ مگر ان کی اپنی زندگی کے مختلف شعبوں میں ان باتوں کا اثر ضرور ظاہر ہوگا۔ وہ لوگوں کو ان باتوں کا غلط ہونا بتائیں گے۔ اور اس کے لئے تقاریر بھی کریں گے۔ مگر بعض دفعہ وہ خود شک میں پڑ جائیں گے۔

۱۹۱۳ء میں حضرت خلیفہ اول کے عہدِ خلافت میں

جب میں نے "الفضل" جاری کیا

تو ڈیکلریشن کے لئے گورداسپور جانے لگا۔ ایک دوست نے دریافت کیا کہ آپ کہاں جاتے ہیں۔ مَیں نے بتایا تو کہنے لگے۔ کہ آج تو منگل ہے آج نہ جائیں۔ مَیں نے کہا کہ منگل ہے تو کیا حرج ہے۔ کہنے لگے کہ یہ بڑا منحوس دن ہے۔ آپ نہ جائیں میں نے کہا کہ میں نے تو اس کی نحوست کوئی نہیں دیکھی۔ اور اگر اللہ تعالےٰ کی برکت ہو۔ تو منگل کی نحوست کیا کر سکتی ہے۔ اور میں تو ضرور آج ہی جاؤں گا۔ کہنے لگے کہ آپ چلے جائیں لیکن یاد رکھیں کہ اول تو ٹانگہ رستہ میں ہی ٹوٹے گا نہیں تو

ڈپٹی کمشنر دورہ پر ہوگا

اور اگر دورہ پر نہ ہوا۔ تو بھی اسے کوئی ایسا کام درپیش ہوگا۔ کہ مل نہیں سکے گا۔ اور اگر ملنے کا موقعہ بھی مل جائے۔ تو مجھے ڈر ہے۔ کہ وہ درخواست ردّ نہ کر دے۔ مگر مَیں نے کہا کہ چاہے کچھ ہو۔ میں تو ضرور منگل کو ہی جاؤں گا۔ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی بھی میرے ساتھ تھے چنانچہ ہم گئے تو ڈپٹی کمشنر وہیں تھا۔ ہم اس کے مکان پر گئے۔ اور جا کر اطلاع کرائی۔ کہ ڈیکلریشن داخل کرنا ہے۔ اس نے کہا آپ کچہری چلیں میں ابھی آتا ہوں۔ چنانچہ وہ فوراً کچہری آ گیا۔ اور چند منٹ میں اس نے ڈیکلریشن منظور کر لیا۔ اور ہم جلدی ہی فارغ ہو گئے یہاں سے ہم کوئی سات آٹھ بجے چلے تھے۔ اور کوئی تین چار بجے واپس آ گئے۔ چونکہ ان دنوں اکوں میں سفر ہوتا تھا۔ اور اس کے یکطرفہ سفر پر ہی کئی گھنٹے لگ جاتے تھے۔ جب اس دوست نے ہمیں واپس آتے دیکھا۔ تو یقین کر لیا۔ کہ یہ اس قدر جلد جو واپس آئے ہیں تو ضرور ناکام آئے ہونگے اس لئے دیکھتے ہی کہا کہ اچھا آپ واپس آ گئے۔ ڈپٹی کمشنر غالباً وہاں نہیں ہوگا میں نے کہا کہ وہ وہیں تھا۔ مل بھی گیا۔ اور کام بھی ہو گیا۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ میں مان ہی نہیں سکتا۔ کہ اس نے اتنی جلدی آپ کو فارغ کر دیا ہو میں نے کہا

منگل جو تھا

تو اچھے اچھے پڑھے لکھے آدمی منگل کی نحوست کے قائل ہوتے ہیں۔ ان کے سامنے اگر کوئی اور ایسی باتیں کرے تو کہیں گے۔ کہ فضول ہیں کیا کوئی عقلمند ان کو مان سکتا ہے۔ مگر منگل کی نحوست کا وہم چونکہ بچپن سے سنتے آئے ہیں۔ اس لئے یہ دل سے نہیں نکلے گا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی منگل کے متعلق ایسا فرمایا ہے میں کہتا ہوں ممکن ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بذریعہ الہام بتایا گیا ہو کہ آپ کے لئے

منگل کے دن

کوئی واقعہ ہونے والا ہے۔ چنانچہ آپ کی وفات منگل ہی کے روز ہوئی۔ پس کسی خاص واقعہ کی وجہ سے اگر کسی دن کا طبیعت پر مخالفانہ اثر ہو۔ تو حقیقتاً اس دن کی نحوست نہیں کہلائے گی بلکہ اس کا تعلق ایک تکلیف دہ واقعہ سے بتائے گی۔ یہی حال برکات کا ہے۔ جمعہ کو ہم بابرکت کہتے ہیں۔ اور اس کی وجہ جمعہ کے دن کا سورج نہیں۔ بلکہ جمعہ کی عبادات ہیں۔ یا رمضان کو مبارک کہتے ہیں اس کی وجہ بھی مہینہ کی برکت نہیں۔

بلکہ ان ایام کی عبادات ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جمعرات اور ہفتہ کو سفر کے لئے مبارک کہا ہے۔ اس کی وجہ بھی یہ ہے۔ کہ جمعرات یا ہفتہ کے دن سفر کرنے والا جمعہ کی نماز کو محفوظ کر لیتا ہے۔ یا کم سے کم جمعہ کی نماز کی ہتک کرنے سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

تو حقیقت یہ ہے۔ کہ

بچپن کے اثرات

بہت دُور تک جاتے ہیں۔ عام طور پر ہر انسان سوائے اس کے کہ جسے عادت ہو۔ اندھیرے میں گھر سے باہر جانے سے گھبراتا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ نہیں ہوتی۔ کہ اسے چور چکار کا ڈر ہوتا ہے۔ بلکہ اس کی وجہ وُہ کہانیاں ہوتی ہیں۔ جو بچپن میں بچوں کو سُنائی جاتی ہیں۔ اور جن کا تعلق اندھیرے سے ہوتا ہے۔ اگر پوچھا جائے۔ کہ گھبراہٹ کی وجہ کیا ہے۔ تو کوئی وجہ اس کے لئے پیش نہیں کی جا سکتی۔ کیونکہ عقل تو مانتی نہیں۔ کہ یہ باتیں صحیح ہیں۔ اس کی وجہ وُہ مخفی اثر ہوتا ہے۔ جو بچپن میں طبیعت پر پڑتا ہے۔ اور پھر ساری عمر ساتھ جاتا ہے۔ اور اس کا موجب صرف والدین۔ بھائی بہن اردگرد کے لوگوں۔ اور قصوں کہانیوں۔ کا اثر ہوتا ہے۔ اور اس کے بعد پھر عادت کا اثر ہوتا ہے۔ کئی ہندو مسلمان ہونے کے بعد بھی عرصہ تک گائے کے گوشت سے گھبراتے ہیں۔ سردار فضل حق صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں مسلمان ہوئے تھے۔ اور اب فوت ہو گئے ہیں۔ یہاں مہمان خانہ میں بعض اوقات دوست کہتے تھے کہ لاؤ۔ ان کو گائے کا گوشت کھلائیں تو وُہ بالکل انکار کر دیتے تھے۔ اور ان کے آگے آگے بھاگے پھرتے تھے۔ اور اگر کبھی دوست پکڑ کر زبردستی کرنا چاہتے۔ تو چھڑا کر بھاگ جانے کی کوشش کرتے تھے۔ بہت عرصہ بعد بعض دوستوں نے بغیر بتائے انہیں گائے کا گوشت کھلا دیا۔ لیکن جب انہیں بتایا گیا۔ تو انہیں قے ہو گئی۔ تو انسان کی طبیعت پر بچپن کی بات کا بہت اثر ہوتا ہے۔ اسی لئے

انسان کے بچپن کی عُمر

اللہ تعالےٰ نے لمبی کی ہے۔ کیونکہ یہی اس کے سیکھنے کی عمر ہے۔ جانور کے بچہ نے چونکہ ماں باپ سے تربیت حاصل نہیں کرنی ہوتی۔ اس لئے اس کا بچپن انسان کے بچپن کی نسبت سے بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ اگر ایک جانور کی عمر تیس سال ہو۔ تو اس کا بچہ چھ ماہ سے دو سال تک کی عمر میں جوان ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح اس کی تمام عمر اور بچپن کی عمر میں اوسطاً ایک اور تیس کی نسبت ہوتی ہے۔ لیکن انسان کے بچہ کے بالغ ہونے کی عمر اٹھارہ سال ہے۔ اور اگر اوسط عمر پچاس سال سمجھی جائے۔ تو گویا دونوں میں ایک اور تین کی نسبت ہے اگر انسان کے لئے بھی یہی نسبت ہوتی۔ تو اس کے لئے کل عمر ۱۸ × ۳۰ یعنے پانچسو چالیس سال کی ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن جانوروں کی نسبت انسانی بچپن کا زمانہ بہت زیادہ ہے۔ جانور چھ ماہ یا سال یا حد دو سال میں جوان ہو جاتا ہے۔ لیکن انسان اٹھارہ سال کی عمر میں۔ غرض جانور کی بلوغت کی عمر۔ اور اس سے پہلی عمر میں بہت فرق ہے۔ لیکن انسان کی عمر میں یہ فرق بہت کم ہے۔ بعض ڈاکٹروں نے اس فرق کو دیکھ کر یہ خیال کیا ہے۔ کہ شاید

انسان کی عمر

خوراک وغیرہ کی غلطی سے کم ہو گئی ہے لیکن بات یہ نہیں۔ لوگ مادی ہونے کی وجہ سے مادیات سے نگاہ اوپر نہیں اُٹھا سکتے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ انسان کو اللہ تعالےٰ نے چونکہ علمی وجود بنانا تھا۔ اس لئے اس نے یہ انتظام کر دیا۔ کہ وُہ ماں باپ کے پاس زیادہ سے زیادہ عرصہ تک رہ سکے۔ تا ان سے سیکھ سکے۔ اور جانوروں میں چونکہ ماں باپ پر تعلیم کی ذمہ واری نہیں ہوتی۔ اس لئے ان کے قبضہ میں بہت تھوڑا عرصہ بچہ کو رکھا ہے۔ لیکن انسان کی تعلیمی ذمہ واری اس کے ماں باپ پر رکھی ہے۔ اس لئے اس کے بچپن کا زمانہ لمبا کیا ہے تا اگر ماں باپ اپنا فرض ادا کرنا چاہیں تو کر سکیں ؞

پھر بچوں کے بعد

خاوند اور بیوی کا تعلق

ہے۔ عورتوں پر بھی تربیت کا حق ہے یوں تو اللہ تعالےٰ نے دونوں کو یکساں بنایا ہے۔ لیکن یہ بھی فرمایا۔ کہ مرد کو چونکہ ہم نے مربی بنایا ہے۔ اس لئے اس کے اختیارات انتظام کے لحاظ سے زیادہ رکھے ہیں۔ اور تربیت کے اختیارات میں مرد کو مقدم رکھا ہے۔ اور مردوں پر عورتوں کی اصلاح کی ذمہ واری رکھی گئی ہے۔ یوں تو سارے ہی نوع انسان کی اصلاح کی ذمہ واری مومن پر ہوتی ہے۔ لیکن اپنے بیوی بچوں کی اصلاح کی ذمہ واری خصوصیت کے ساتھ ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ لوگ بالعموم اپنے

بیوی بچوں کی اصلاح

کی طرف بھی توجہ نہیں کرتے۔ ایک مخلص دوست تھے۔ جو اب فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے لڑکے نے ایک دفعہ مجھے لکھا۔ کہ مجھے میرے والد صاحب اخبار "الفضل" خرید کر نہیں دیتے۔ آپ ان کو لکھیں۔ کہ میرے نام جاری کرا دیں۔ وہ لڑکا سکول یا کالج میں پڑھتا تھا۔ اس نے لکھا۔ کہ ہمارے ہاں دینی تعلیم کا تو سامان نہیں۔ کم سے کم اخبار سے سلسلہ سے لگاؤ رہیگا اس کے والد اچھے آسودہ حال آدمی تھے۔ میں نے ان کو خط لکھوایا۔ تو انہوں نے جواب دیا۔ کہ اصل بات یہ ہے۔ کہ بچوں کا ایمان ان کے ساتھ ہوتا ہے انہیں آزادی ہونی چاہیئے کہ خود تحقیقات کریں اور جو نتیجہ چاہیں نکالیں۔ بہر حال مجھے اپنے بچہ کی شکایت پر خوشی ہے۔ کہ اس کو احمدیت کی طرف توجہ ہوئی میں اخبار اس کے نام جاری کرا دونگا۔ اب بظاہر تو یہ بات بہت خوشنما ہے۔ کہ گویا وہ حریت ضمیر کے قائل تھے۔ لیکن کیا ہندو عیسائی اور یہودی وغیرہ دیگر مذاہب کے لوگ اپنے بچوں کو یونہی چھوڑ دیتے ہیں اگر ہم اس اصول پر کاربند ہوں تو اس کے یہ معنے ہوں گے۔ کہ باطل کے سرپرست اپنے بچوں کو باطل کی تعلیم دیں۔ لیکن اسلام کے خدام اپنے بچوں کو چھوڑ دیں۔ کہ جو چاہے ان کا شکار کر کے لیجائے۔ یقیناً جو شخص بچوں کی اصلاح کے طریقوں کو بھی حریت ضمیر کے خلاف سمجھے گا۔ اس کے بچے گمراہی کا شکار ہونے کے خطرہ میں رہیں گے ؞

پس بیوی بچوں کی اصلاح کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ اس لئے جو بھی تحریک ہو اسے اس قدر عام کرنا چاہیئے۔ کہ وُہ بچوں اور عورتوں تک بھی پہونچ جائے۔ ورنہ اس کے وُہ عظیم الشان نتائج نہیں نکل سکینگے۔ جو نکلنے چاہئیں۔ اور جن کو دیکھ کر دُنیا دنگ رہ جائے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بچپن کی تربیت بہت اعلےٰ درجہ کے نتائج پیدا کرتی ہے۔ ایمانی لحاظ سے دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا تو خود تحقیق کر کے ایمان لایا جائے اور یا پھر بچپن کی تربیت ایسی ہو۔

تحقیق کے ذریعہ سب لوگوں کا ایمان حاصل کرنا تو انبیاء کے زمانہ میں ہوتا ہے۔ بعد کے زمانوں میں یہ موقعہ بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ اور جو لوگ مومنوں کے گھروں میں پیدا ہوں۔ ان کے لئے تربیت ہی سے ایمان کا کمال مقدر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں جماعت کے حالات اور عقائد کے دلائل سے بچہ بچہ واقف ہوتا تھا۔ کیونکہ چاروں طرف مخالف ہی مخالف تھے۔ اور ہر وقت ہمارے کانوں میں یہی آواز پڑتی تھی۔ کہ فلاں مسئلہ پر یہ اعتراض ہوا ہے۔ اور اس کا جواب یہ ہے۔ یہی ہماری جد تھی۔ اور یہی ہمارا کھیل تھا۔ جو ہم کھیلا کرتے تھے۔ مگر اب دارالفضل یا دارالرحمت کے بچوں کے سامنے کوئی سوال رکھ دیا جائے۔ تو وہ اس کا جواب نہیں دے سکیں گے۔ اور انہیں اتنی واقفیت دس سال میں بھی نہیں ہو سکتی۔ جتنی ہمیں ایک سال میں ہو جاتی تھی۔ کیونکہ اب ہمارے بچوں کے کان اعتراضات سے آشنا نہیں ہیں۔

قادیان یا کسی اور جگہ کے بچے

جہاں جماعت زبردست ہو وہ احمدیت کے اہم مسائل سے بھی تفصیلاً بغیر تعلیم کے آگاہ نہیں ہو سکتے۔ لیکن ہمیں بچپن میں ان کی خبر تھی۔ مجھے یاد ہے میں بہت ہی چھوٹا تھا۔ ہمارے گھر میں دادا صاحب کے زمانہ کی ایک کتاب تھی۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جبرئیل کا آنا بند ہو گیا ہے۔ ایک اور بچہ کہیں باہر سے آیا ہوا تھا۔ اس نے کہا یہ بات ٹھیک ہے۔ مگر میں نے کہا کہ کیوں لیکن تم کس طرح اسے صحیح کہتے ہو۔ اور بچپن میں جیسے دلائل ہوتے ہیں ان کے ساتھ میں نے اس خیال کا رد کیا۔ اور کہا کہ ہمارے ابا کو الہام ہوتے ہیں۔ آخر میں نے اسے کہا کہ چلو حضرت صاحب سے پوچھیں۔ اور ہم کتاب لے کر حضور کے پاس پہنچے حضور نے ہم دونوں کی بات سن کر فرمایا کہ یہ لڑکا غلط کہتا ہے۔

ہم پر جبریل نازل ہوتا ہے

تو اس زمانہ میں ہم چونکہ چاروں طرف سے دشمنوں سے ہی گھرے ہوئے تھے۔ یا پرانا لٹریچر ہمارے سامنے رہتا تھا۔ اس لئے وہ باتیں ہر وقت کانوں میں پڑتی رہتی تھیں۔ مگر اب یہاں ہر طرف احمدی ہی احمدی ہیں۔ اور پرانا لٹریچر بھی احمدی بچوں کے سامنے نہیں آتا۔ اس لئے دشمن کی بات تو پہونچ نہیں سکتی۔ اور اپنے کچھ سناتے نہیں اس لئے تختی کوری کی کوری ہی رہتی ہے۔ دشمن کی بات اس لئے نہیں سن سکتے۔ کہ دوستوں سے گھرے ہوئے ہیں۔ اور دوست سستی کر رہے ہیں نتیجہ یہ ہے کہ بالکل کورے کے کورے رہتے ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ایسی صورت میں وہ جوش و خروش کہاں رہ سکتا ہے پس سلسلہ کی تحریکات سے ہر فرد کو واقف کرنا اہم قومی فرائض میں سے ہے۔ میں نے تحریک جدید کے سلسلہ میں

جلسوں کے انعقاد کا اعلان

اس سال کے لئے نہیں کیا۔ کیونکہ میں نے محسوس کیا تھا۔ کہ یہ جلسے بھی رسمی ہو کر رہ گئے تھے۔ لوگ شوق سے شریک نہیں ہوتے تھے۔ جہاں ساٹھ ستر احمدی ہوتے ان میں سے چند ایک آ گئے میں غور کر رہا تھا۔ کہ اس نقص کا ازالہ کس طرح کیا جائے۔ چنانچہ اسکی اصلاح کی تجاویز پر غور کرنے کے بعد میں نے مناسب سمجھا۔ کہ

تحریک جدید کے الگ سکرٹری

ہوں۔ جن کے سامنے خالص یہی کام ہو۔ ایک سکرٹری عام تحریکات کے لئے ہو۔ اور دوسرا سکرٹری چندوں کیلئے ہو۔ اور انکا فرض ہو۔ کہ اس تحریک سے نہ صرف جماعت کے ہر مرد کو بلکہ عورتوں اور بچوں کو بھی واقف کریں۔ اگرچہ اب تک ساری جماعتوں نے سکرٹری مقرر نہیں کئے۔ مگر ایک معتدبہ حصہ نے سکرٹری مقرر کر دیئے ہیں۔ اس لئے اب میں اعلان کرتا ہوں۔ کہ جولائی کے آخری ہفتہ میں جو اتوار آئے (یہ ۳۱ جولائی کا دن ہوگا) اس میں

تحریک جدید کے جلسے

کئے جائیں۔ اور اس دوران میں متواتر جلسے ہوتے رہیں۔ جن میں اس جلسہ میں لوگوں کو شامل ہونے کے لئے تیار کیا جائے۔ اس عرصہ میں کم سے کم تین جلسے تو ضروری کئے جائیں۔ ایک مردوں کے لئے۔ ایک عورتوں کے لئے اور ایک بچوں کے لئے پس سکرٹریان تحریک جدید کا یہ فرض ہے۔ جس میں اگر دوسرے سکرٹری بھی مدد دیں۔ تو وہ بھی ثواب میں شریک ہو جائیں گے۔ کہ اس بڑے جلسہ تک کم سے کم تین جلسے ایسے کرا دیں۔ جن میں سے ایک خالص عورتوں کے لئے ایک خالص مردوں کے لئے اور ایک خالص بچوں کے لئے ہو۔ اور ان میں علیحدہ علیحدہ وہ حصے بیان کئے جائیں۔ جو ان سے تعلق رکھتے ہوں۔

اگر زیادہ جلسے ہو سکیں۔ تو اور بھی اچھا ہے

جب جماعت کے ان تینوں حصوں کو اچھی طرح تحریک جدید کی اغراض سے واقف کر دیا جائیگا۔ تو پھر بڑا جلسہ کیا جائے۔ اور اس صورت میں امید ہے کہ جماعت کے تمام افراد میں خاص جوش پیدا ہو چکا ہوگا۔ اور وہ اس کی اہمیت سمجھ لینے کی وجہ سے خاص طور پر اس میں حصہ لینے کے لئے تیار ہونگے اور اس آخری بڑے جلسہ کا جو خواہ مستورات کا بالالتزام پردہ مشترک ہو یا الگ الگ بہت فائدہ ہوگا۔ اب تو یہ حالت ہے کہ مثلاً جن باتوں کا تعلق عورتوں سے ہے۔ ہم ان پر زور نہیں دے سکتے۔ کیونکہ مردوں نے ان کو اطلاع بھی نہیں دی۔

سادہ زندگی

اختیار کرنے اور اسراف سے بچنے میں عورتیں بہت بڑی روک ہوتی ہیں اور اگر ہم نے دنیا میں اسلام کے صحیح نقش و نگار کو قائم کرنا ہے۔ تو ہمارا فرض ہے۔ کہ سب روکوں کو دور کریں۔ میں نے دیکھا ہے کہ چونکہ ہماری جماعت کی

عورتوں اور بچوں کی تربیت صحیح رنگ میں

نہیں ہوتی۔ اس لئے مرد جب کوئی کام کرنے لگتے ہیں۔ وہ ان کے رستہ میں روک ہو جاتی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ بعض عورتیں مردوں سے بھی بڑھی ہوئی ہیں۔ بلکہ بعض میرے پاس شکائتیں کرتی رہتی ہیں۔ کہ ہمارے مرد سست ہیں۔ فلاں مرد نماز نہیں پڑھتا۔ فلاں چندہ میں سست ہے۔ اور ان میں

مردوں سے بھی زیادہ اخلاص

ہے۔ یہ عورتیں اللہ تعالےٰ کے دفتر میں یقیناً اپنے مردوں سے افضل ہیں۔ اور انکے مرد خدا تعالےٰ کے دفتر میں انکی رعایا ہیں

اور جبراً ان سے وصول کر کے دیتی ہیں۔

پس عورتوں اور بچوں کی تربیت اگر صحیح رنگ میں کی جائے۔ تو بہت اچھے نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ اس لئے میری تجویز ہے کہ

آج سے لیکر جولائی کے آخری ہفتہ تک

قادیان کی بھی اور بیرونجات کی بھی تمام جماعتیں جلسے کریں۔ اور تحریک جدید کے مطالبات کی طرف مردوں عورتوں اور بچوں کو متوجہ کریں۔ اور جنہوں نے چندے لکھوائے ہوئے ہیں۔ ان کو تحریک کریں۔ کہ فوراً ان کو ادا کریں۔ بلکہ کوشش کریں۔ کہ اس جلسہ تک تمام چندے ادا ہو جائیں۔ اور جنہوں نے گذشتہ وعدے پورے نہیں کئے ان کو تحریک کریں۔ کہ وہ آئندہ ہی پورے کریں۔ اور اس طرح اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

اللہ تعالےٰ کی رحمت کے دروازے

ہمیشہ کھلے ہیں۔ اگر کسی نے پہلے سستی کی ہے۔ تو وہ آئندہ اس کا ازالہ کر کے آگے بڑھ سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب شہید کے متعلق لکھا ہے۔ کہ آپ پیچھے آئے۔ مگر بہتوں سے آگے نکل گئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی حضرت علیؓ۔ حضرت عثمانؓ حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ پہلے ایمان لا چکے تھے۔ اور حضرت عمرؓ بعد میں لائے۔ مگر سب سے آگے بڑھ گئے۔

پس اگر کسی کے اندر سچی توبہ اور حقیقی تبدیلی پیدا ہو جائے۔ تو وہ اپنی گذشتہ سستیوں اور غفلتوں کا ازالہ کر سکتا ہے۔ ہاں اس کے لئے بہت زیادہ کوشش کی ضرورت ہوتی ہے۔ اپنے دل کا خون کرنا ہوتا ہے۔ اور اگر چند گھنٹوں کے لئے بھی کوئی دل کو خون کر دے۔ تو اللہ تعالےٰ معاف کر دیتا ہے

پس مت خیال کرو۔ کہ جو گذشتہ سالوں میں اس تحریک میں حصہ نہیں لے سکے۔ ان کے لئے رحمت کے دروازے بند ہو چکے ہیں۔

توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے

جو شخص نیکی کو شروع کر کے آخر تک لے جاتا ہے۔ یا جو درمیان سے شامل ہو کر آخر تک ساتھ جاتا ہے۔ وہ کامیاب ہو جاتا ہے۔ ناکام وہی ہوتا ہے۔ جو رستہ میں چھوڑ کر بیٹھ جاتا ہے ایسے شخص سے اللہ تعالےٰ بھی کہتا ہے کہ تم نے ہمیں چھوڑ دیا۔ اس لئے ہم تمہیں چھوڑتے ہیں۔ مگر جو دیر سے آتا ہے۔ اور توبہ کرتا اور کوشش کرتا ہے کہ خدا تعالےٰ سے مل سکے۔ وہ ضائع نہیں کیا جاتا۔

حضرت مسیح ناصری نے اس کے لئے کیا اچھی مثال دی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ

"کسی شخص کے دو بیٹے تھے۔ ان میں سے چھوٹے نے باپ سے کہا۔ کہ اے باپ مال کا جو حصہ مجھکو پہنچتا ہے۔ مجھے دے۔ اس نے اپنا مال متاع انہیں بانٹ دیا۔ اور بہت دن نہ گذرے کہ چھوٹا بیٹا اپنا سب کچھ جمع کر کے دور دراز ملک کو روانہ ہوا۔ اور وہاں اپنا مال بدچلنی میں اڑا دیا۔ اور جب سب کچھ خرچ کر چکا۔ تو اس ملک میں سخت کال پڑا۔ اور وہ محتاج ہونے لگا۔ پھر اس ملک کے ایک باشندے کے ہاں جا پڑا۔ اس نے اس کو اپنے کھیتوں میں سؤر چرانے بھیجا۔ اور اسے آرزو تھی۔ کہ جو پھلیاں سور کھاتے تھے انہیں سے اپنا پیٹ بھرے۔ مگر کوئی اسے نہ دیتا تھا۔ پھر اس نے ہوش میں آ کر کہا۔ کہ میرے باپ کے کتنے ہی مزدوروں کو روٹی افراط سے ملتی ہے۔ اور میں یہاں بھوکا مر رہا ہوں۔ میں اٹھکر اپنے باپ کے پاس جاؤں گا۔ اور اس سے کہوں گا کہ اے باپ میں آسمان کا اور تیری نظر میں گنہگار ہوا۔ اب اس لائق نہیں رہا۔ کہ پھر تیرا بیٹا کہلاؤں۔ مجھے اپنے مزدوروں جیسا کر لے۔ پھر وہ اٹھکر اپنے باپ کے پاس چلا۔ وہ ابھی دور ہی تھا۔ کہ اسے دیکھکر اس کے باپ کو ترس آیا۔ اور دوڑ کر اس کو گلے لگا لیا۔ اور بوسے لئے۔ اپنے نوکروں سے کہا کہ اچھے سے اچھا جامہ جلد نکال کر اسے پہناؤ۔ اور اس کے ہاتھ میں انگوٹھی اور پاؤں میں جوتی پہناؤ۔ اور پلے ہوئے بچھڑے کو لا کر ذبح کرو۔ تا کہ ہم کھا کر خوشی منائیں۔ کیونکہ یہ میرا بیٹا مردہ تھا۔ اب زندہ ہوا۔ کھویا ہوا تھا۔ اب ملا ہے۔ پس وہ خوشی منانے لگے۔ لیکن اس کا بڑا بیٹا کھیت میں تھا۔ جب وہ آ کر گھر کے نزدیک پہونچا۔ تو گانے بجانے اور ناچنے کی آواز سنی۔ اور ایک نوکر کو بلا کر دریافت کرنے لگا۔ کہ یہ کیا ہو رہا ہے اس نے اس سے کہا کہ تیرا بھائی آ گیا ہے۔ اور تیرے باپ نے پلا ہوا بچھڑا ذبح کرایا ہے۔ اس لئے کہ اسے بھلا چنگا پایا۔ وہ غصے ہوا۔ اور اندر جانا نہ چاہا۔ مگر اس کا باپ باہر جا کر اسے منانے لگا، اس نے اپنے باپ سے جواب میں کہا کہ دیکھ اتنے برس سے میں تیری خدمت کرتا ہوں۔ اور کبھی تیری حکم عدولی نہیں کی۔ مگر مجھے تو نے کبھی ایک بکری کا بچہ بھی نہ دیا۔ کہ اپنے دوستوں کے ساتھ خوشی مناتا۔ لیکن جب تیرا یہ بیٹا آیا۔ جس نے تیرا مال کسبیوں میں اڑا دیا۔ تو اس کیلئے تو نے پلا ہوا بچھڑا ذبح کیا۔ اس نے اس سے کہا۔ کہ بیٹا تو تو ہمیشہ میرے پاس ہے۔ اور جو کچھ میرا ہے۔ وہ تیرا ہی ہے لیکن خوشی منانی اور شادماں ہونا مناسب تھا۔ کیونکہ تیرا یہ بھائی مردہ تھا۔ اب زندہ ہوا۔ کھویا ہوا تھا۔ اب ملا ہے۔" (لوقا باب ۱۵ آیت ۱۱ تا ۳۲)

اس میں حضرت مسیح علیہ السلام بتاتے ہیں۔ کہ اے لوگو جو گنہگار توبہ کر کے اللہ تعالےٰ کے پاس آ جاتا ہے۔ وہ اس کے لئے ویسی ہی خوشی دکھاتا ہے۔ جیسی اس باپ نے دکھائی تھی۔ اور یہ دراصل اللہ تعالےٰ کی

رحمت اور شفقت کی نہایت لطیف مثال

ہے۔ لوگ آنے والے کو طعنہ دیتے ہیں کہ جھک مار کر واپس آ گیا۔ اور کہتے ہیں۔ کہ کمبخت جب طاقت اور ہمت تھی اس وقت تو ساتھ نہ دیا اور اب آیا ہے۔ لیکن جب کوئی گنہگار توبہ کر کے اللہ تعالےٰ کے حضور آئے۔ تو وہ اسے یاد بھی نہیں دلاتا۔ کہ تم نے کیا کیا قصور کئے تھے۔ بلکہ خوش ہوتا ہے کہ اس کا کھویا ہوا بندہ واپس آیا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں اس کا نام غفار ستار اور مکفر عن السیئات آیا ہے۔ غفار کے معنے ہیں کہ وہ معاف کر دیتا ہے اور سزا نہیں دیتا۔ ستار کے معنے ہیں کہ وہ بندے کے گناہوں کو بعد میں یاد بھی نہیں دلاتا۔ اور مکفر کے معنے ہیں۔ کہ مستقبل میں گناہوں کے بد نتائج کو بھی مٹا ڈالتا ہے۔

مثلاً ایک شخص نے ایسی روٹی کھائی کہ جس کے نتیجہ میں اس کے پیٹ میں درد ہونے والا ہے تو وہ اگر توبہ کرے تو خدا تعالےٰ ان نتائج کو مٹا دیتا ہے۔ جو اس روٹی سے نکلنے والے تھے اور انسان کے گذشتہ گناہوں کو نہ صرف یہ کہ اللہ تعالےٰ خود یاد نہیں دلاتا

بلکہ دوسرے جن انسانوں کو ان کا علم ہوتا ہے۔ ان کے دلوں سے بھی ان کو مٹا دیتا ہے۔ پس تم مت خیال کرو کہ تم سے پہلے کوتاہی ہوئی ہے۔ اگر تم سچی توبہ کرو گے تو اللہ تعالےٰ سب بھلا دے گا۔ بلکہ دوسرے جاننے والوں کے دلوں سے بھی مٹا دے گا

پس

دوست جولائی کے آخری اتوار تک جلسے کریں

عورتوں۔ بچوں اور مردوں کا کم سے کم ایک ایک جلسہ ضرور کیا جائے۔ جن میں تحریک جدید کے چندہ نیز دوسرے مقاصد کے متعلق کھول کر بیان کیا جائے اور پھر کوشش کی جائے۔ کہ اس جلسہ تک چندہ کا بہت سا حصہ جمع ہو جائے۔

احباب نے شروع شروع میں چندوں کی ادائیگی میں سستی کی تھی۔ مگر میرے اعلانوں کے نتیجہ میں بہت حد تک چندے ادا ہو گئے ہیں۔ سیکرٹریان تحریک جدید کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ اب ان کی ذمہ داری کے امتحان کا وقت آ گیا ہے۔ ثواب صرف نام سے نہیں بلکہ کام سے ہوتا ہے۔ اس لئے کوشش سے کام کریں۔ اور کم سے کم ایک ایک جلسہ عورتوں۔ مردوں اور بچوں کا کرا دیں۔ جس میں تحریک جدید کے

تمام شعبے کھول کھول کر بیان کئے جائیں

اور پھر جولائی کے آخر میں جو جلسہ ہو۔ وہ رسمی نہ ہو۔ بلکہ حقیقی ہو۔

مجھے افسوس ہے کہ پچھلے جلسے قادیان میں بھی رسمی ہوتے رہے ہیں اور بہت کم لوگ شامل ہوتے رہے ہیں۔ حالانکہ چاہیئے تھا۔ کہ بیرون جات سے بھی لوگ شامل کئے جاتے۔ اور قادیان کے بھی سب دوست شامل ہوتے۔ اب میں امید کرتا ہوں۔ کہ اب

باہر کے بھی اور قادیان کے دوست بھی

اس کوتاہی کو دور کریں گے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے لئے خدمت کا یہ ایک موقعہ ہے۔ اس کے والنٹیر لوگوں کے گھروں میں جائیں۔ اور مردوں اور بچوں کو شریک کریں۔ اور لجنۃ اماءاللہ عورتوں میں تحریک کرے۔ اور سب کوشش کریں۔ کہ یہ جلسے بہتر سے بہتر صورت میں ہوں۔ اور ہر احمدی تک یہ پیغام پہنچ جائے۔ تا کوئی نہ کہہ سکے۔ کہ مجھے پتہ نہیں تھا۔ ابھی سفر سندھ کے دوران میں مجھے بعض خطوط ملے۔ جن میں ذکر تھا۔ کہ ہمیں تو چار سال میں تحریک جدید کا علم بھی نہیں ہوا۔ اور جب ہم ایک چھوٹی سی جماعت تک بھی یہ پیغام نہیں پہنچا سکے۔ تو ساری دنیا تک کس طرح پہنچائیں گے۔ پس ضروری ہے۔ کہ

ہر ایک کو پوری طرح واقف کر دیا جائے

تا عمل کرنے کی روح پیدا ہو سکے۔ اور آخری جلسہ میں لوگوں سے اس عہد کی تجدید کرائی جائے۔ کہ وہ اسلامی تعلیم کے ماتحت اپنی زندگیاں بسر کریں گے۔ اور اپنے وعدے پورے کریں گے۔ تجدید عہد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صوفیاء سے ثابت ہے۔ جسے بیعت ارشاد کہا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کئی دفعہ لوگوں سے فرمایا کرتے تھے۔ کہ دوبارہ بیعت کر لو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے بعض لوگ بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم نے ستر ستر اور سو سو مرتبہ بیعت کی۔ یعنی جب بھی موقعہ ملتا۔ وہ شامل ہو جاتے تو تجدید عہد خوبی کی بات ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ دوست اس ڈیڑھ ماہ کے عرصہ میں جماعت کے اندر نئی بیداری اور نئی روح پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہ عہدیداران کے بھی امتحان کا وقت ہے۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبروں کا بھی۔ اور باقی جماعت کا بھی۔ آخر میں میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ مجھے بھی توفیق دے کہ میں سچائیوں کو کھول کھول کر بیان کر سکوں اور جماعت کو بھی توفیق دے کہ ان کو قبول کر سکے اور ان پر عمل

چندہ تحریک جدید سال چہارم اور احمدی جماعتیں

سیدنا حضرت امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے "پیام امام" کے نوٹ میں تحریک جدید سال چہارم کا وعدہ کرنے والے ہر مخلص سے چاہا کہ وہ اپنے وعدہ کی رقم اپنے مقررہ وقت سے جہاں تک ممکن ہو جلد ادا کرے۔ تا اس طرح جہاں اس کو زیادہ ثواب ملے۔ وہاں تحریک جدید کی پیش آمدہ اہم ضروریات بھی پوری ہو جائیں۔ چنانچہ اس پر بہت سی جماعتوں نے توجہ کی ہے۔ اور ذیل کی جماعتوں نے تو اپنے وعدوں کو سو فی صدی پورا کر دیا ہے۔

(۱) جماعت رحیم آباد۔ گورداسپور۔ یہ جماعت شیخ علی گوہر اور شیخ برکت علی صاحب کے خاندان پر مشتمل ہے۔ جس کے ۱۵ افراد ہیں۔ شیخ صاحبان کے سارے خاندان کے ہر چھوٹے بڑے نے تحریک جدید سال چہارم کا وعدہ حسب معمول ۵۸/- کیا تھا۔ حضور کا ارشاد ملنے پر انہوں نے فوراً وعدہ پورا کر دیا۔

(۲) جماعت احمدیہ جے پور۔ پہلے نوٹ کے مطابق اس کی رقم ۲۹۰/- وصول ہو چکی ہے۔ صرف ۱۵/- باقی تھے۔ بیگم صاحبہ ڈاکٹر محمد سعید صاحب کو جب معلوم ہوا کہ جماعت جے پور کے چندہ تحریک جدید سال چہارم میں صرف ۱۵/- کی کمی ہے تو انہوں نے اپنے پاس سے یہ رقم دے کر اسی وقت اپنی جماعت کا وعدہ سو فی صدی پورا کر دیا۔ اس سے پہلے دو سال میں بھی یہ جماعت اپنا وعدہ سو فی صدی ابتدا میں ہی پورا کرتی رہی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(۳) جماعت بھینی میلواں ضلع گورداسپور۔ چوہدری فتح محمد صاحب ۲۵/- چوہدری جان محمد صاحب ۶/- کل ۳۱/- کا وعدہ تھا۔ جو پورا ہو گیا۔

(۴) میاں عبد الرحیم صاحب حصاری کا وعدہ ۱۰۰/- غیر معین تھا۔ مگر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد پر ابتدا میں ادا کر دیا۔ اسی طرح مولوی مطیع الرحمٰن صاحب مبلغ امریکہ کا وعدہ معہ اہلیہ ۱۲۵/- قسط وار تھا۔ جو ابتدا میں ہی پورا کر دیا۔ نیز ایم۔ ایم احمد صاحب کالی کٹ نے بھی ایک سو روپیہ فوری ادا فرمایا۔ اللہ تعالےٰ ان سب دوستوں کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔

(۵) جماعت کوٹ فتح خان کا وعدہ ۳۹۵/- کا تھا۔ اس میں سے ۳۸۵/- وصول ہو چکے۔ جو ۹۷½ فی صدی کی نسبت سے ہے۔ ڈاکٹر برکت اللہ صاحب کا شکریہ ہے جن زمیندار یا شہری جماعتوں کے وعدے سو فی صدی پورے نہیں ہوتے ان کے سیکرٹری مال تحریک جدید کو پوری توجہ سے کام کر کے اپنے وعدے اول تو جون میں ورنہ ۳۱ جولائی تک ضرور پورے کرنے چاہئیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق دے

خاکسار۔ فنانشل سکرٹری تحریک جدید

سٹیج فرائٹ ۔ انفلوائنزا اور کونین

رضا کارانہ طور پر ایکٹری کرنے والے یا پیشہ ور اداکاری سٹیج پر آنے میں گھبراہٹ محسوس نہیں کرتے ۔ بلکہ مقرر گوئے ۔ کلبوں اور سوسائیٹیوں کے عہدیدار کمیٹیوں کے صدر یا سکرٹری جو پبلک مباحثات میں حصہ لیتے ہیں ۔ سکولوں اور کالجوں کے طلباء ۔ مختلف ملازمتوں کے امیدوار جنہیں کئی نوع کے امتحانوں میں بیٹھنا پڑتا ہے ۔ اور دیگر بہت سے افراد بھی جو کسی نہ کسی وجہ سے ڈر محسوس کرنے لگتے ہیں ۔ اعصابی گھبراہٹ کا شکار ہو جاتے ہیں ۔ اس گھبراہٹ کا نام خواہ سٹیج فرائٹ رکھ لیا جائے یا کچھ اور ۔ بات ایک ہی ہے ۔

گو بعض افراد ایسے بھی ہوتے ہیں ۔ جو کسی حالت میں بھی گھبراہٹ محسوس نہیں کرتے ۔ تاہم عام قاعدہ کی رو سے بیشتر انسان سٹیج پر اگر گھبراہٹ کا شکار ہو جاتے ہیں ۔ فرق صرف اتنا ہے ۔ کہ بعض لوگ کم گھبراہٹ محسوس کرتے ہیں ۔ اور بعض زیادہ ۔

ایسے حالات میں اس امر کی سفارش کی گئی ۔ کہ متذکرہ الصدر قسم کے مجاہدہ میں پڑنے سے پیشتر چاہیئے ۔ کہ دو ہفتہ تک روزانہ تین بار ایک یا دو گرین کونین کی خوراک استعمال کی جائے ۔ بہت سے لوگوں نے اس امر کی تصدیق کی ہے ۔ کہ کونین سے انہیں بہت فائدہ پہنچا ہے ۔ علی الخصوص ان طلباء کے لئے جو امتحانوں سے گھبرا جاتے ہیں ۔ یہ بہت مفید ثابت ہوئی ہے ۔

بعض ڈاکٹروں نے کونین کو اس وجہ سے بھی استعمال کرنے کی سفارش کی ہے کہ یہ ان مراکز کو جو انسان کو کسالت کیفیت مائل کرتے ہیں ۔ بیدار و متحرک کر کے اس کے اثرات سے محفوظ رکھتی ہے ۔ اور ساتھ ہی ریڑھ کی ہڈی اور اعصاب پر ایک خوشگوار اثر ڈالتی ہے ۔

سٹیج فرائٹ کے ضمن میں کونین کے فوائد خواہ کچھ بھی ہوں ۔ بہت سے قابل ڈاکٹروں نے لکھا ہے ۔ کہ تین گرین کونین کا روزانہ استعمال انفلوائنزا کے حملہ سے بچاتا ہے ۔ کیونکہ اس سے اعصابی تکان دور ہو جاتی ہے ۔ اور یہ انسان کے اعصابی عمل کو طویل ذہنی اور جسمانی کوفت کے اثر سے بچاتی ہے ۔ جو عموماً اس بیماری کے نتیجہ میں پیدا ہو جاتا ہے ۔

ایک قابل تصدیق روائت اور "پیغام صلح"

چند دن ہوئے ابوالعطاء مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری نے ایک روائت کی بنا پر مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین سے یہ سوال کیا تھا ۔ کہ وہ اور ان کی بیگم صاحبہ ایک معزز عہدہ دار کے ہاں جماعت احمدیہ سے ان کے اخراج پر اظہار ہمدردی کیلئے گئے اور گفتگو کی یا نہیں اور لکھا "مولوی صاحب از راہ مہربانی اس واقعہ پر روشنی ڈال کر ممنون فرمائیں" ظاہر ہے کہ ایک تحقیق طلب معاملہ کی طرف جو مولوی محمد علی صاحب اور ان کی بیگم سے متعلق تھا ۔ ان کی توجہ مبذول کرائی گئی تھی ۔ مگر یہی بات "پیغام صلح" کیلئے ایک بہانہ بن گئی ۔ اور وہ اسوقت تک پے بہ پے تین دفعہ "مولوی اللہ دتا صاحب کی غلط بیانی" "مولوی اللہ دتا صاحب کیوں خاموش ہیں" "مولوی اللہ دتا صاحب کی کذب دوستی" کے عنوانات سے مضمون لکھ چکا ہے ۔ اور اب تو بہانتک بے ہودگی پر اتر آیا ہے ۔ کہ لکھتا ہے "کیا اپنے مصاحب خاص کی اس حرکت کی وجہ سے جناب خلیفہ صاحب قادیان کی جبین مبارک پر عرق انفعال کے چند قطرے بھی نمودار نہیں ہونگے" ۔ (پیغام صلح ۱۳ جون)

قطع نظر اس سے کہ یہ طریق کلام کس قدر غیر شریفانہ ہے ۔ ہم پوچھنا چاہتے ہیں ایک تصدیق طلب روائت کے متعلق تو اتنا شور مچایا جا رہا ہے اور اپنے "حضرت امیر" کی حمایت کا اس قدر جوش ظاہر کیا جا رہا ہے لیکن اسوقت "پیغام صلح" کو کیوں سانپ سونگھ جاتا ہے جب اس کے "حضرت امیر" سے بعض نہایت اہم امور کے متعلق دریافت کیا جاتا ہے ۔ مثلاً بیسیوں دفعہ یہ پوچھا جا چکا ہے ۔ کہ جب مولوی محمد علی صاحب اصل جڑ سارے اختلاف کی صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قسم نبوت کا مسئلہ بتا چکے ہیں ۔ پھر سب سے پہلے اس کا فیصلہ کرنے اور دوسرے معاملات کو ملتوی رکھنے کا اعلان کر چکے ہیں ۔ تو کیوں مسئلہ نبوت پر مناظرہ کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتے ۔ کتنا اہم معاملہ ہے ۔ لیکن کیا "پیغام صلح" نے اس کا کوئی جواب دیا ہے ۔ اگر نہیں تو کیوں ۔ اسی طرح مولوی محمد علی صاحب یہ بیان ایک سرکاری عدالت میں دے چکے ہیں ۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مدعی نبوت ہیں ۔ اور آپ کے مرید آپ کو دعویٰ میں سچا سمجھتے ہیں ۔ مگر اب بار بار توجہ دلانے کے باوجود نہ تو وہ اس کا انکار کرتے ہیں ۔ اور نہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے قائل ہیں ۔ اس قسم کی ایک دو نہیں بیسیوں باتیں پیش کی جا سکتی ہیں ۔ اور اگر "پیغام صلح" اطمینان دلائے کہ وہ مولوی صاحب کا جواب شائع کر دیگا ۔ تو ہم بڑی خوشی کے ساتھ سب باتیں اب پھر پیش کرنے کیلئے تیار ہیں ۔ جن لوگوں کا اہم مذہبی مسائل کے متعلق اپنا طریق عمل یہ ہو ان کا آرگن جب ایک داعی

قربانی ہی وہ راہ ہے جس سے انسان اپنے خدا تک پہنچتے ہیں

۳۱ مئی ۱۹۳۸ء تک چندہ تحریک جدید سال چہارم سَو فیصدی ادا کرنیوالے احباب کے نام

(گذشتہ سے پیوستہ)

مبارک احمد صاحب قادیان -/۵
احمد حسین صاحب " -/۱۰
محمد منظور احمد صاحب " -/۵
ظفر اللہ خان صاحب " -/۵
عبد السبحان صاحب مردانی " -/۵
عبد الرشید صاحب " -/۵
ملک رشید احمد صاحب " -/۵
یوسف الٰہ دین صاحب " -/۱۳
حمزہ بن عبد القادر صاحب " -/۶
فتح محمد صاحب منٹگمری " -/۵
ضیاء الدین صاحب " -/۵
محمد احمد صاحب گجراتی " -/۵
سید معقود احمد صاحب " -/۵
حضرت مفتی محمد صادق صاحب " -/۲۰۱
ملک محمد شفیع صاحب بھینی شرق پور -/۱۰
منشی محمد حیات صاحب حال چوہڑکانہ منڈی -/۱۲
حافظ فیض احمد صاحب وزیر آباد -/۵
ڈاکٹر سید محمد یوسف صاحب " -/۱۰۵
بابو غلام حسین صاحب ٹی-ٹی " -/۵
حکیم محمد سعید صاحب بقاپور گوجرانوالہ -/۵
چوہدری مشتاق احمد صاحب بابوہ علیا آباد چک ۱۰۵ -/۵
ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر چک رنداس -/۲۰
ہاجرہ بیگم اہلیہ چوہدری فضل الٰہی صاحب کھاریاں -/۵
ڈاکٹر اعظم علی صاحب لکووال گجرات -/۶۵
چوہدری محمد انعام اللہ صاحب پشاور -/۱۰
خان بہادر محمد دلاور خان صاحب بنوں حال اٹک -/۱۰۰
ماسٹر رکن الدین صاحب متھا خیل کوہاٹ -/۳۰
سید نذیر حسین شاہ صاحب ملتان -/۳۰
عبد الرحیم صاحب ہیڈ سلیمان کی -/۵
نبی بخش صاحب عرف عطاء اللہ اجمیر

ضلع ہوشیارپور -/۱۰
والدہ صاحبہ عبد اللہ خان صاحب نابجہ -/۵
شیخ محمد عثمان صاحب نابجہ -/۶
بابو محمد شریف صاحب ٹی-ٹی ریلوے انبالہ معہ اہلیہ -/۱۰
چوہدری عبد الغفور صاحب شملہ معہ اہلیہ صاحبہ -/۵۰
فاطمہ صاحبہ اہلیہ شیخ حبیب اللہ صاحب نابجہ -/۵

بھائی محمد الدین صاحب قادیانی کوٹری سندھ -/۲۵
یوسف علی صاحب کوٹری سندھ -/۳۶
سردار محمد صاحب " -/۵
فتح الدین صاحب " -/۲۰
عبد الحمید صاحب " -/۱۰
غلام قادر صاحب " -/۱۰
فضل کریم صاحب " -/۵
شریف عالم صاحب " -/۵

محمد اسمٰعیل صاحب کوٹری سندھ -/۵
ملک محمد حسین صاحب چک نمبر ۱۲۲ -/۵
محمد شجاعت علی صاحب جمشید پور -/۱۰
شیخ کمال الدین صاحب " -/۵
شیخ طاہر الدین صاحب پوری -/۳۰
رحیم بخش صاحب بنکوڑہ ڈہاکہ بنگال -/۵
ماسٹر مصطفیٰ علی صاحب " -/۸
سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدرآباد دکن -/۷۵
" محمد معین الدین صاحب " -/۷۵
سعیدہ بیگم اہلیہ پیر احمد علی صاحب " -/۱۰۰
اہلیہ سید عبد الغنی صاحب " -/۵
احمد عبد العزیز صاحب تلاپوری " -/۹
حافظ ملک محمد صاحب " -/۴
عبد الرحیم صاحب رائچور دکن -/۱۶
ملک عبد اللہ خان صاحب میمو برما -/۶۰
شیخ حمید اللہ صاحب میمو برما -/۲۰

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۱۹ر جون۔ آج صبح موسلادھار بارش چار گھنٹے متواتر ہوتی رہی ہر طرف پانی ہی پانی ہو گیا۔ بعض بازاروں میں پانی کا اس قدر زور تھا کہ گذرنا مشکل ہو گیا کئی دکانوں میں پانی گھس گیا جس سے کافی نقصان ہوا کوٹھیوں میں بھی پانی پھر رہا ہے۔ کئی مکانوں کو نقصان پہنچا ہے دریائے راوی میں طغیانی آگئی ہے اور پانی کناروں سے باہر آگیا ہے۔

امرتسر ۱۹ر جون۔ چوکی تھانہ گھوری میں چوہدری بھگت سنگھ کے لڑکے کو بازار میں چند اشخاص نے ہلاک کر دیا اور خود گلی میں غائب ہو گئے۔

لاہور ۱۹ر جون۔ خراب گوشت اور ملاوٹی گھی فروخت کرنے کے جنم میں ۴۰۰ کے قریب دکانداروں کو فوڈ ایکٹ کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا۔

سکندر آباد ۱۸ر جون۔ ریاست حیدر آباد کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ کوئی اخبار فسادات کے متعلق خبریں شائع نہ کرے کیونکہ اس سے رعایا کے مختلف فرقوں میں اشتعال پیدا ہوتا ہے۔

شنگھائی ۱۹ر جون۔ دریائے زرد میں طغیانی کے باعث پانی چوکیانگ تک پہنچ چکا ہے۔ ۲۰۰ گاؤں مکمل طور پر اور ۱۵۰۰ گاؤں کے کچھ حصے پانی میں ڈوب چکے ہیں۔

ماسکو بذریعہ ڈاک۔ فاردس کا ڈکٹیٹر ہٹلر سے ایک معاہدہ کے لئے خفیہ خط و کتابت کر رہا ہے اس کی رو سے جرمنی کو اس امر کا پورا اختیار ہو گا کہ وہ سارے یورپ پر چھا جائے اور روس ایشیا پر قبضہ کرنے کی کوشش کرے گا دونوں ایک دوسرے کے راستے میں نہیں آئیں گے بلکہ مدد کریں گے

ٹوکیو ۱۸ر جون۔ جاپانیوں کا دعویٰ ہے کہ جاپانی فوج کے جنگی جہاز ہنگسی تک بڑھ رہے ہیں تو چھوٹے جہاز دریا کی صفائی میں مصروف ہیں بہت سی رکاوٹیں دور کر دی گئی ہیں۔ چینی افواج پر دریا کے ساتھ ساتھ ہوائی جہازوں سے بمباری کی گئی۔

لنڈن ۱۸ر جون۔ پیکنگ میں مقیم جاپان کے فوجی حکام یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ۲ لاکھ چینی افواج شانسی میں داخل ہو گئی ہیں۔

شملہ ۱۹ر جون۔ گورنر جنرل نے چیف کمشنر برطانوی بلوچستان کو ہدایات دی ہیں کہ وہ ایکٹ بادہ ہائے آتش گیر انڈین مائینز ایکٹ اور پٹرولیم ایکٹ کے ماتحت جو فرائض سرانجام دیتے ہیں ان کو بند کر دیں۔

بھوپال ۱۹ر جون۔ زرعی پیداوار کی قیمتوں میں کمی کے باعث نواب بھوپال نے امسال کسانوں کو مالیہ زمین میں سات لاکھ روپیہ سے زائد رقم کی معافی دیدی ہے اور ۸ ہزار روپیہ سالانہ کی مستقل تخفیف بھی کر دی گئی ہے۔

برلن ۱۹ر جون۔ معلوم ہوا ہے جرنل فرینکو سپین پر فتح حاصل کرنے کے بعد جرمنی کی مدد کرے گا جو آج کل سپین کی جنگ کے خاتمہ پر فرانس پر چڑھائی کرنے کی تیاریاں کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں قلعے اور بارکیں بنائی جا رہی ہیں۔

بنوں ۱۸ر جون۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۱۵ر جون کو قبائل اور سرکاری افواج میں پھر جنگ ہوئی سرکاری افواج میدان انگڈ میں ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں۔ اور قبائلی پہاڑوں پر ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ فقیر ایپی ان کے ساتھ ہے اور ان کے پاس توپیں اور مشین گنیں بھی ہیں۔ جن سے باقاعدہ کام لیا جا رہا ہے

ایٹاہ ۱۹ر جون۔ حکومت یوپی کی طرف سے اس ضلع میں امتناع شراب کی پالیسی کو نافذ کر دیا گیا ہے اس سلسلہ میں کئی مقامات پر جلسے کرائے گئے۔ شراب کے متعلق سرکاری و غیر سرکاری آدمیوں کا ایک بورڈ بنایا گیا ہے۔ جو نہایت سرگرمی سے کام کر رہا ہے

شملہ ۱۹ر جون۔ پنجاب اسمبلی کی کانگرس پارٹی نے ایک اجلاس میں اس امر پر غور کیا۔ کہ جب اسمبلی میں گورنر پنجاب تقریر کریں تو اس وقت اجلاس سے غیر حاضر رہیں۔ نیز یہ بھی قرار پایا کہ سپیکر کو ایک چٹھی لکھی جائے جس میں شامل اجلاس نہ ہونے کی وجوہ درج کی جائیں

حیدر آباد دکن ۱۹ر جون۔ ضلع عثمان آباد سے ایک اطلاع مظہر ہے کہ مولوی خیر محمد خان کی موت واقع ہو گئی ہے۔ آپ سابق شاہ امان اللہ کے چچا تھے۔

شملہ ۱۹ر جون۔ مسٹر ایس لال آئی۔ سی۔ ایس ڈپٹی ہائی کمشنر فار انڈیا مقرر ہوئے ہیں۔

بٹالہ ۱۹ر جون۔ ضلع کے پانچ مجسٹریٹوں کو اس امر کا اختیار دیا گیا ہے کہ وہ براتوں کی تعداد کو کم کرنے کے لئے جس نے ہیضہ کا ٹیکہ نہ کرایا ہو یا محکمہ صحت کے افسروں کی ہدایات پر عمل نہ کرے دفعہ ۱۴۴ کو استعمال میں لا سکتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے اس امر کی پابندی کر دی گئی ہے کہ دس سے زیادہ آدمی برات میں شامل نہیں ہو سکتے۔

شملہ ۱۹ر جون پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں اس بار ساہوکاروں کے متعلق ایک بل پیش ہو گا اس بل کا نام "پنجاب منی لینڈرز رجسٹریشن بل" ہو گا اس بل کی ایک دفعہ یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو سود پر روپیہ دیتا ہے حکومت پنجاب سے باقاعدہ لائسنس حاصل کرے ورنہ عدالتیں اس کے بزنس کا نوٹس نہیں لیں گی اور روپیہ کی وصولی کے لئے کسی قسم کی چارہ جوئی نہیں کر سکے گا۔ ایک دفعہ اس بل کی یہ بھی ہے کہ سود پر روپیہ دینے والا شخص اپنا نام رجسٹر کرانے کے بعد اگر اپنا حساب دینے میں تین غلطیوں کا مرتکب ہو گا۔ تو اس کا لائسنس ضبط کر لیا جائے گا۔

شملہ ۱۹ر جون۔ پنجاب اسمبلی کے اجلاس منعقدہ ۲۰ر جون کی کل نشستیں بارہ ہوں گی۔ بایں ہمہ اجلاس کافی طور پر طویل ہو گا۔ ۵۰۰۰ سوالات کئے جانے کی اطلاع اور ۴۰۰ قراردادوں کے نوٹس موصول ہو چکے ہیں۔ ۲۱ر جون کو نصف درجن سے زائد تحریکات التوا پیش کی جائیں گی۔

نئی دہلی ۱۸ر جون۔ وائسرائے ہند لارڈ لنلتھگو ۲۳ر جون کو شملہ سے روانہ ہوں گے اور ۲۵ر جون کو عازم انگلستان ہوں گے۔

ٹوکیو ۱۸ر جون۔ فرانسیسی سفیر مقیم ٹوکیو نے نائب وزیر خارجہ کو مطلع کیا ہے کہ فرانس چین کی کوئی امداد نہیں کر رہا۔ اس سلسلہ میں جو اطلاعات گشت لگا رہی ہیں وہ غلط اور بے بنیاد ہیں۔

شنگھائی ۱۷ر جون۔ برطانیہ کی یادداشت موصول ہونے پر جاپانی حکام اس تجویز پر غور کر رہے ہیں کہ غیر ملکی جہازوں کو دریائے ینگسی میں آمد و رفت کی اجازت دیدی جائے۔

کلکتہ ۱۸ر جون۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ جولائی کے پہلے ہفتے میں کلکتہ سے چار ڈاکٹروں پر مشتمل ایک میڈیکل مشن چین کو بھیجا جائیگا۔ یہ ڈاکٹر حکومت چین کو اپنی خدمات پیش کریں گے اور حالات کا مطالعہ کرنے کے بعد اگر مزید ڈاکٹروں کی ضرورت ہوئی تو ہندوستان سے اور ڈاکٹر بھیجے جائیں گے۔

سیالکوٹ ۱۹ر جون۔ گذشتہ شب شدید آندھی آئی۔ جس کے خاتمہ پر زبردست بارش ہوئی جس کی وجہ سے سڑکیں بند ہو گئیں۔ مکانات کی چھتیں منہدم ہو گئیں۔ کئی اشخاص شدید مجروح ہوئے

کلکتہ ۱۹ر جون۔ مسٹر این دت سینیر ڈپٹی مجسٹریٹ دیناو (بہار) پر سینما کے شو میں ہجوم نے حملہ کر دیا تین گرفتاریاں موقع پر کی گئیں۔

کراچی ۱۸ر جون۔ کل ایک جوہری کو ٹیلیفون پر ایک پیغام ملا جوہری اپنی موٹر میں سوار ہو کر اس جگہ گیا وہاں سے ایک اور موٹر کار سامنے آئی۔ اس کا ڈرائیور فوراً

ریل اور سڑک کے مشترکہ ٹکٹ

سری نگر (کشمیر) مری۔ ڈلہوزی۔ منڈی اور سلطان پور (کلو) تک

نارتھ ویسٹرن ریلوے کے تمام اہم سٹیشنوں سے مندرجہ بالا مقامات تک تھرو بکنگ کے لئے ریل اور سڑک کے مشترکہ واپسی ٹکٹوں کی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔ اور اسی طرح ای۔ آئی و جی۔ آئی۔ پی و بی۔ بی اینڈ سی۔ آئی اور بی اینڈ این ڈبلیو ریلویز کے بعض سٹیشنوں سے کشمیر تک سہولتیں بہم پہنچائی گئی ہیں۔

مصوّر اور رنگدار پمفلٹ کے لئے جس میں تمام تفصیلات درج ہیں ۔ **ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور یا میسرز این۔ ڈی۔ رادھا کشن اینڈ سنز۔ این۔ ڈبلیو۔ آر۔ آؤٹ ایجنٹس راولپنڈی جموں (توی) یا سری نگر (کشمیر) سے درخواست کی جائے۔**

بیمار ——— خبردار

اگر آپ ڈاکٹروں کے خرچ برداشت نہیں کر سکتے۔ یا دیہات میں دوائی میسر نہیں آتی، اور کسی مرض کے متعلق مشورے کی ضرورت ہے۔ تو مجھے لکھیئے ہومیوپیتھک علاج موزوں ہوگا۔

ایم۔ ایچ احمدی کاسگنج جنکشن یو۔ پی

تریاق جریان

سرعت۔ انزال۔ ذہانت۔ رقت قبض وغیرہ کو دور کرنے کی اکسیر دوا ہے۔ زیادہ چلنے سے تھک جانا۔ زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا مضمحل رہنا درد کمر پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہونا۔ جملہ شکایات دور کر کے ازسر نو جوان خوش و بنانا اس کا کام ہے معزز دوستوں! یہ وہ دوا ہے جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے۔ کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے۔ قیمت صرف ایک روپیہ

اکسیر سوزاک

۱۲ گھنٹہ میں جلن پیپ خون بند کرتی ہے۔ کیا اس قدر سریع الاثر دوا دنیا میں اور کوئی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ضرور تجربہ کیجئے۔ اگر آپ ہزارہا ادویات استعمال کر چکے ہیں۔ تو میں آپ کو رائے دیتا ہوں۔ کہ اکسیر سوزاک ضرور استعمال کریں۔ اس سے پرانا سے پرانا سوزاک بھی سال تک کا دفعہ ہو جاتا ہے۔ اور اس پر خوبی یہ ہے۔ کہ تاعمر پھر عود نہیں کرتا۔ آپ کیوں اس موذی مرض سے پریشان ہیں۔ اور اپنی نسل برباد کر رہے ہیں۔ اکسیر سوزاک کا استعمال کیجئے۔ قیمت دو روپے۔ نوٹ:۔ اگر فائدہ نہ ہو۔ تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔

حکیم مولوی ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ۔

رشتے مطلوب ہیں

دو کنواری لڑکیاں پیدائشی احمدی (قوم فقیر پیشہ تجارت) جنکی عمر ۲۰ اور ۱۴ سال ہے۔ اور پرائمری تک تعلیم یافتہ ہونیکے علاوہ قرآن مجید اور تجرید بخاری شریف باترجمہ پڑھی ہوئیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے واقف اور امور خانہ داری کی ماہر اور بہمہ اوصاف متصف ہیں۔ ایک وصیت کنندہ بھی ہے۔ انکے لئے مخلص احمدی اور برسر روزگار رشتوں کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ **الف معرفت منشی فضل الدین سیکرٹری انجمن احمدیہ** بنگہ ضلع جالندھر

ضرورت رشتہ ایک معزز۔ مخلص تعلیم یافتہ زمیندار خاندان کے لڑکے کیلئے جو تجارتی کاروبار بھی کرتے ہیں۔ رشتہ کی ضرورت ہے۔ شہری زندگی رکھتے ہیں۔ عمر ۳۰ سال پہلی بیوی فوت ہو گئی ہے اولاد کوئی نہیں۔ لڑکی تعلیم یافتہ۔ دیندار مبائع احمدی ہو۔ سکونت و ذات یا قوم کا کوئی سوال نہیں جسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کی جائے۔ جو کہ پردہ راز میں رکھی جائیگی چوہدری محمد شریف احمدی سکنہ بھاگووال ضلع سیالکوٹ

می کو

"می کو" جگر اور طحال کے تمام امراض کا مجرب اور واحد علاج ہے۔ اس کے استعمال سے جگر اور طحال کی ہر قسم کی خرابی دور ہو جاتی ہے۔ معدہ و امعاء کا ضعف۔ کمی اشتہا۔ پرانی بدہضمی۔ قبض دائمی۔ نفخ معدہ و امعاء بواسیر ریاحی کے لئے بیحد مفید ثابت ہوا ہے۔ علاوہ ازیں تمام وہ جلدی امراض جو بالعموم نظام انہضام کے نتیجہ ہی سے پیدا ہوا کرتے ہیں۔ وہ بھی اس کے باقاعدہ استعمال سے رفع ہو جاتے ہیں۔ اور آلات انہضام صحیح ہو کر خون صالح پیدا کرتے ہیں۔ اور جلدی امراض جلد رفع ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عہ ترکیب استعمال:۔ پانچ ماشہ دوا تین تولہ پانی میں ملا کر کھانا کھانے کے پون گھنٹہ بعد استعمال کریں۔

منیجر ویدک یونانی دواخانہ دہلی

[illegible]